بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-94170-20616, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

مہمان کے لئے سہولت مہیا کرنا اور اس کی عزت اور احترام کرنا اور اسے ہر تکلیف سے بچانا ہر کارکن کا فرض ہے۔ جن کے گھروں میں مہمان آ رہے ہیں انہیں بھی چاہئے کہ رات کو فضول باتوں میں وقت گزارنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ وقت ان دنوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذکر میں گزارا جائے۔ نیکی کی باتیں کی جائیں اور نیکی کی باتیں سکھائی جائیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 14-اگست 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ جلسے کی تیاری کے لئے چند ہفتوں سے رضا کار کارکنان حدیقۃ المہدی جا رہے ہیں اور گزشتہ ہفتے عشرے سے تو بھرپور طور پر خدام الاحمدیہ اور باقی کارکنان کام کر رہے ہیں۔ جنگل میں جلسے کے انعقاد کے لئے تمام انتظامات کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے لیکن ہمارے ملک کے مختلف حصوں سے آنے والے برطانیہ کے مختلف حصوں سے آنے والے خدام اور رضا کار ایسی مہارت سے یہ کام کرتے ہیں کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتی اور کسی بھی تنظیم میں یہ ہم نہیں دیکھ سکتے۔

پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جذبہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں اور کام کرنے والوں میں پیدا کیا ہے۔ بارش ہو یا دھوپ ہو یہ نوجوان ان باتوں سے بے پرواہ ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے جاری کردہ اس جلسے کے لئے ہر وقت بے نفس ہو کر کام کر رہے ہیں اور تیاری کر رہے ہیں اور پھر جلسے کے دنوں میں مزید ہزاروں کارکنان مہمانوں کی خدمت اور جلسے کے نظام کو احسن رنگ میں چلانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے آ جائیں گے اور پھر اس کے بعد بھی اس کام کو سمیٹنے کے لئے اور محفوظ کرنے کے لئے سارے سامان کو پھر ایک کافی عرصہ کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کام کرنے والوں میں انشاء اللہ مرد بھی ہیں ہوتے ہیں جو آئیں گے یا کر رہے ہیں عورتیں بھی ہیں لڑکے بھی ہیں لڑکیاں بھی ہیں۔ بچے اور بوڑھے بھی ہیں۔

پس یہ غیر معمولی جذبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا ہے جو ہمیں آج سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے اور کہیں نظر نہیں آتا۔ ان مغربی ممالک میں جہاں دنیا کمانا اور دنیاوی باتوں میں پڑنا ہر ایک کی عموماً الا ماشاء اللہ اولین ترجیح ہے وہاں احمدی نوجوان عاجزی سے رضا کارانہ خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم مسلسل ان کارکنان کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہاں احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دیتا رہے وہاں ان کو ہمیشہ ہر شر اور پریشانی اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔

اب میں حسب روایت اور ضروری بھی ہے یہ مہمان نوازی کے حوالے سے کچھ باتیں کہوں گا کارکنان کے لئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام کارکنان جیسا کہ میں نے کہا اپنی تمام تر کوشش اور توجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن بعض نئے شامل ہونے والے اور وہ بچے جو پہلی دفعہ اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں نیز پرانے کارکنان جو ہیں ان کو یاددہانی کے طور پر بھی ضروری ہے کہ مہمان نوازی سے متعلق اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آپ کے غلام صادق کے اپنے عمل اور آپ کی نصائح کو بھی ہم سامنے رکھیں اور دہراتے رہیں تاکہ مہمان نوازی

کے بہتر سے بہتر معیار ہم قائم کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مہمان نوازی کی اہمیت بتاتے ہوئے قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا ذکر فرماتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہمان آئے تو پہلا اور فوری ردّعمل خوش آمدید کہنے اور سلامتی کی دعاؤں کے بعد جو انہوں نے دکھایا وہ یہ تھا کہ ان کے لئے فوری طور پر کھانا تیار کروایا اور پھر حضرت لوط کے مہمانوں کے لئے جو ان کی فکر تھی اس کا ذکر ہے کہ میری قوم کے لوگ انہیں تکلیف نہ دیں اور مہمانوں کی حفاظت کی فکر آپ کو دامنگیر ہوئی۔ پس مہمان کی تکلیف کی فکر رہنی چاہئے اور مہمان کی تکلیف میزبان کی رسوائی کا باعث بھی بنتی ہے یہ بھی اس سے سبق ملتا ہے۔ پس یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مہمان کی تکلیف کوئی ایسی معمولی چیز نہیں جس کو صرف نظر کیا جائے جس سے بلکہ کسی بھی رنگ میں مہمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ میزبان کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہے۔ اسلام نے اس لئے اکرام ضیف کی بہت تلقین کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو غیر معمولی خوبیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نظر آئیں۔ ان میں سے ایک خوبی یہ بھی بیان کی کہ خدا تعالیٰ کس طرح آپ کو ضائع کرسکتا ہے آپ میں تو مہمان نوازی کا وصف بھی انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک دو پانچ دس نہیں سینکڑوں بلکہ اس سے بھی زیادہ مثالیں ہیں ایسے واقعات ہیں جو آپ کے اکرام ضیف اور مہمان نوازی کے اعلیٰ ترین معیاروں کو چھو رہے ہیں اور پھر اپنے صحابہ اور اپنی امت کو بھی آپ نے یہ اسلوب سکھائے۔ صحابہ کے بھی ایسے واقعات ہیں جن کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح غیر معمولی قربانی کرکے وہ مہمان نوازی کرتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کی مہمان نوازی میں کس طرح برکت ڈالتا تھا اور سراہتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ جب زیادہ مہمان آتے تو ہر ایک کو کچھ مہمان تقسیم کردیتے اور اپنے حصے کے مہمان بھی رکھتے اور پھر ان کی مہمان نوازی بھی فرماتے خود۔ ایک صحابی عبداللہ بن تحفہ کہتے ہیں کہ میں ان مہمانوں میں سے تھا ایک موقع پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئے۔ آپ ہمیں اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ تھوڑا سا حریرۃ ہے جو میں نے آپ کے لے رکھا ہوا تھا اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے بھی تھے یہ تھوڑا سا کھانا آپ کی افطاری کے لئے تھا۔ بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت عائشہ وہ برتن میں ڈال کر لائیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا لیا منہ لگایا شاید ایک آدھ گھونٹ لیا یا کھایا لقمہ اور مہمانوں کو کہا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھائیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسے اس طرح کھا رہے تھے کہ اسے دیکھ نہیں رہے تھے اور سب سیر ہوگئے۔ پھر آپ نے پوچھا پینے کو کچھ ہے تو وہ پینے کے لئے کچھ مشروب لائیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا پیا اور پھر فرمایا کہ بسم اللہ کرکے پئیں۔ پھر ہم نے اسے پیا اور اسی طرح پیا کہ اسے دیکھ نہیں رہے تھے اور پھر ہم اچھی طرح سیر ہوگئے۔

تو یہ تھی آپ کی مہمان نوازی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلے اس لئے کھایا تھا یا چکھا تھا بلکہ کھایا نہیں کہنا چاہئے دعا کے لئے ہی منہ سے لگایا ہوگا کہ آپ کی دعا کی برکت سے وہ سب کو پورا ہوجائے اور وہ پورا ہوگیا۔ اسی طرح دعا سے کھانے میں برکت پڑنے اور بڑھنے کے اور بھی درجنوں واقعات ہیں جس سے پتا لگتا ہے کہ کس طرح آپ باقی کھانے پہ تھوڑے سے کھانے پے اور لوگ سیر ہوئے۔ پھر بعض دفعہ مہمان بعض تکلیف دہ صورتحال بھی پیدا کردیتے ہیں اور میزبان کا صبر کا دامن جو ہے وہ چھوٹ جاتا ہے ایسے حالات پیدا ہوجاتے ہیں لیکن ایسی صورت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا عظیم اور عجیب نمونہ تھا۔ اس کا نتیجہ بھی یہ ہوا جب آپ نے اپنا اسوہ دکھایا کہ صحابہ رضوان اللہ علیھم کی زندگی میں بھی ہمیں مہمانوں کی خاطر قربانیوں کے نمونے نظر آتے ہیں۔ وہ واقعہ بھی اپنی مثال آپ ہے جس کو جب بھی پڑھو ایک نیا لطف آتا ہے کہ جب ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کے لئے اپنے بچوں کو تو بہلا پھسلا کر بھوکا سلا دیتے ہیں اور خود بھی بھوکا رہتے ہیں لیکن مہمان کو کسی قسم کا احساس نہیں ہونے دیتے۔ اگلے دن جب یہ انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہارا اس تدبیر سے کھانا کھلانا مہمان کو ایسا تھا کہ خدا تعالیٰ بھی اس پر ہنسا۔

پس یہ مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کو ایسی پسند آئی کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع دی۔ یہ صحابہ اپنی ذات پر بلکہ اپنے بچوں پر بھی مہمانوں کو ترجیح دینے والے تھے۔ یقیناً ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرکے دونوں جہان کی نعمتوں کے وارث بنتے ہیں۔ یہ جذبہ صحابہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اسوہ کو دیکھ کر پیدا ہوا اور آپ کی تعلیم سے پیدا ہوا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے

اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ جن کے گھروں میں مہمان آ رہے ہیں انہیں بھی چاہئے کہ رات کو فضول باتوں میں وقت گزارنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ وقت ان دنوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذکر میں گزارا جائے۔ نیکی کی باتیں کی جائیں اور نیکی کی باتیں سکھائی جائیں اور اپنے رویے اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیاروں پر پہنچائیں رات کو یا دن کے کسی حصے میں بھی جب فارغ ہوں تو فارغ بیٹھے ہوئے ادھر ادھر کی گپیں لگانے کی بجائے دین کی باتیں کریں اس کا اثر بھی مہمانوں پر ہوگا۔ صحابہ رضوان اللہ علیھم نے اس بات کو سمجھا تو جہاں انہوں نے مہمان نوازی کا حق آئے ہوئے وفد کو جس کی مثال میں نے دی ہے بہترین رہائش مہیا کر کے اس کا بندوبست کر کے انہیں بہترین کھانا کھلا کر مہیا کیا وہاں ان کی روحانی دینی اور علمی ضرورت کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کی تا کہ جب وہ اپنے گھروں میں جائیں تو بہترین رنگ میں اپنوں کی تربیت بھی کر سکیں اور احسن رنگ میں اسلام کا پیغام بھی اپنے علاقے کے لوگوں کو پہنچا سکیں۔

ہمارے نظام میں بھی تربیت اور تبلیغ کے شعبے ہیں جلسے کے دنوں میں اس کی ٹیمیں بھی بنتی ہیں۔ اجلاسات بھی رات کو ہوتے ہیں بعض مختلف قوموں کے ساتھ طبقوں کے ساتھ۔ پس یہ روحانی مائدہ کھلانا بھی اپنوں اور غیروں کو یہ ڈیوٹی دینے والوں کی ذمہ داری ہے اس کے انتظام بھی احسن رنگ میں کئے جائیں۔ پس ڈیوٹی والوں کو ہر ایک کو اس کو بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ ان کے یہ بات یاد رکھیں کہ ان کے اپنے عملی نمونے بھی اور ان کی باتیں بھی مہمان نوازی کا حصہ ہیں۔ صرف خدمت کرنا ہی نہیں۔ اس کی طرف بھی ان دنوں میں توجہ دینی چاہئے۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں مہمان نوازی کے کس طرح کے نمونے دکھائے اور کس طرح تربیت فرمائی اس کی مثالیں بھی چند پیش کرتا ہوں۔

مہمان کی عزت اور احترام کا ایک واقعہ ہے۔ ایک دفعہ قادیان میں آئے ہوئے ایک مہمان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں بھی تھے ایک مریدی کا رشتہ بھی تھا اور اس مریدی کے جذبے کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاؤں دبانے لگ گئے۔ اسی دوران میں کمرے کی کھڑکی یا دروازے پر ایک ہندو دوست نے آ کر دستک دی۔ یہ صحابی کہتے ہیں میں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی تیزی سے اٹھے اور جا کر دروازہ کھول دیا اور فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔ اب دیکھیں یہاں دو صورتیں ہیں ایک مرید کی جس کے تحت اس کی خواہش پر دبانے کی اجازت دے دی اور دوسری مہمان کی تو مہمان کے حق کی ادائیگی کے لئے فوراً اپنے آقا و مطاع کے ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے آئے ہوئے مہمان کی بھی عزت کی اور آنے والے کا بھی احترام کرتے ہوئے خود اس کے لئے دروازہ کھولا۔

ایک واقعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک بہت شریف اور غریب مزاج احمدی سیٹھی غلام نبی صاحب جو پنڈی میں دوکان کیا کرتے تھے انہوں نے حضرت میاں صاحب کہتے ہیں مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی میں شام کے وقت قادیان پہنچا۔ رات کو جب میں کھانا کھا کر لیٹ گیا اور کافی رات گزر گئی تو کسی نے میرے کمرے کے دروازے پر دستک دی میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سامنے کھڑے دیکھا۔ ایک ہاتھ میں آپ کے گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضور کو دیکھ کر گھبرا گیا مگر حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا۔ کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے کہا آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں آپ کو شاید دودھ کی عادت ہوگی۔ سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مسیح اپنے خادموں تک کی خدمت میں کتنی لذت پا رہا ہے اور تکلیف اٹھا رہا ہے۔

بعض خاص علاقے کے لوگوں کے لئے آپ ان کے مزاج کے مطابق کھانا بھی تیار کروایا کرتے تھے۔ گو جلسے کے دنوں میں انتظامی وجوہ کی بناء پر آپ ایک کھانا تیار کرواتے تھے تا کہ زیادہ دقتیں پیدا نہ ہوں آگے وہ کھانا بھی مل جائے لیکن آجکل تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی جماعت انتظامی لحاظ سے بھی بہت تربیت یافتہ ہو چکی ہے اور والنٹیئر میسر ہیں وسائل بھی ہیں اور بڑے بڑے انتظامات بھی آسانی سے کر سکتی ہے اس لئے جلسے کے انتظامات کے تحت بھی ایک تو عمومی لنگر کا انتظام ہوتا ہے اور دوسرے غیر از جماعت اور خاص علاقے کے لوگوں یا مریضوں کے لئے بھی کھانا بنتا ہے اور اس میں کوئی دقت بھی نہیں ہے اور حرج بھی نہیں نہ حرج ہونا چاہئے۔ بعض لوگ بلاوجہ اس قسم کے سوال اٹھا دیتے ہیں کہ کیوں علیحدہ کھانا پک رہا ہے فلاں کے لئے علیحدہ کیوں

ہے ان لوگوں کو بھی حوصلہ دکھانا چاہئے۔

پھر ایک دفعہ بعض مہمانوں کو صحیح طرح کھانا نہیں ملا آپ کے زمانے میں اور انتظامیہ کی غلطی کی وجہ سے ان کا خیال نہیں رکھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعے کی اطلاع دی کہ بعض مہمانوں کا خیال نہیں رکھا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ رات مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ لنگر خانے میں رات کو ریاء کیا گیا ہے دکھاوا کیا گیا ہے۔ اس بناء پر یا صحیح طرح خیال نہیں رکھا گیا بعضوں کو دے دیا کھانا جو اپنے تھے بعضوں کو نہیں دیا گیا خدمت نہیں صحیح طرح کی گئی۔ اس بناء پر آپ نے لنگر خانے میں کام کرنے والوں کو چھ ماہ کے لئے نکالنے کا بھی ارشاد فرمایا سزا بھی دی باوجود آپ کی طبیعت کی نرمی کے آپ کو مہمانوں کی مہمان نوازی میں ریاء اور کمی برداشت نہیں ہوئی اور آپ نے ان کام کرنے والوں کو سزا دی اور پھر لنگر خانے میں کھانے کا انتظام اپنے سامنے کروایا۔ پس شعبہ مہمان نوازی کو بہت زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ کہیں بھی کسی کو بھی کسی بھی رنگ میں تکلیف نہ ہو۔ شعبہ مہمان نوازی جلسے کے انتظامات کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ بہت سے انتظامات ہیں جو مہمان نوازی کے تحت ہی ہیں اور اگر مہمان نوازی کے انتظامات ٹھیک ہوں تو باقی تو معمولی انتظامات ہیں خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ مہمانوں کو طبی امداد مہیا کرنا یہ بھی مہمان نوازی ہے۔ پس اسّی فیصد میں سمجھتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ تر جلسے کا کام تو براہ راست مہمان نوازی میں آ جاتے ہیں۔ پس ہر کارکن کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف شعبہ مہمان نوازی کا کام انہی کا نہیں جن کے مہمان نوازی کے بیج لگے ہوئے ہیں بلکہ تقریباً ہر شعبہ ہی مہمان نوازی کا شعبہ ہے اور مہمان کے لئے سہولت مہیا کرنا اور اس کی عزت اور احترام کرنا اور اسے ہر تکلیف سے بچانا ہر کارکن کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو احسن رنگ میں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آج 14 اگست بھی ہے جو پاکستان کا یوم آزادی ہے اس لحاظ سے بھی دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو حقیقی آزادی نصیب کرے اور خود غرض لیڈروں اور مفاد پرست مذہبی رہنماؤں سے ملک کو محفوظ رکھے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم کمال آفتاب صاحب ابن مکرم رفیق آفتاب صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے ان کی خدمات اور اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا جنکی 7 اگست 2015 کو لیکومیا کے مرض کی وجہ سے 33 سال کی عمر میں وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ﴿۱۵۶﴾ حضرت سیٹھ اللہ دتا صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے تھے۔

اسی طرح مکرم محمد نعیم اعوان صاحب ابن مکرم مشتاق اعوان صاحب آف جرمنی 36 سال کی عمر میں جرمنی میں دریائے رائن میں ڈوب کر ان کی وفات ہوئی۔ ساتھ ہی ان کا 12 سال کا بیٹا بھی ڈوب گیا۔ دونوں باپ بیٹے کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ﴿۱۵۶﴾

حضور انور نے مرحوم کی خدمات اور اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا۔ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 14th August 2015

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

TOLL FREE shouba Noor-ul-islam

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB

فرمائے اوران کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اوران کی بچیوں کا بھی خود کفیل ہو۔ ☆☆☆